بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلہ دروسِ رمضان (11)

دعا؛ اللہ سے رابطے کا خوبصورت ذریعہ

دعا عبادت کی رُوح ہے۔قرآن وسنت میں دعا کو وہ مقام دیا گیا ہے جو کسی اور عبادت کو حاصل نہیں۔ دعا کی صورت میں بندے کی زبان سے نکلنے والے الفاظ درحقیقت اس کے دل کی وہ کیفیت ہوتے ہیں جس میں بندہ اپنے رب کے سامنے خود کو حاضر پاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دعا ہر حال میں مشروع ہے؛ خوشی میں بھی، غم میں بھی، خوف میں بھی، امید میں بھی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل، اختیار اور وسائل عطا کیے، مگر ساتھ ہی دعا کا دروازہ کھلا رکھا، تا کہ بندہ کبھی اپنے رب سے کٹ نہ جائے۔

دعا کے لغوی معنی ہیں پکارنا، بلانا، طلب کرنا۔شرعی اعتبار سے دعا بندے کا اللہ کے سامنے اپنی حاجت، کمزوری اور محتاجی کا اظہار ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا کی حیثیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ))

’’دعا عبادت ہی ہے۔‘‘

سنن أبی داود:1479، سنن الترمذی:2969

اس سے واضح ہوتا ہے کہ دعا کوئی ضمنی عبادت نہیں بلکہ عبادت کی اصل ہے۔اس میں توحید، توکل، عاجزی اور محبت سب جمع ہو جاتے ہیں۔ بندہ دعا کے ذریعے یہ اعلان کرتا ہے کہ میرا سہارا صرف اللہ ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ [المؤمن: 60]

’’تمہارے پروردگار کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو، میں قبول کروں گا۔‘‘

اس آیت میں اللہ کا بندوں کو ایک حکم ہے اور ایک وعدہ ہے۔حکم یہ ہے کہ دعا کرو اور وعدہ یہ کہ میں قبول کروں گا۔ یہی وعدہ دعا کو بندے کے لیے سب سے مضبوط سہارا بنا دیتا ہے۔

دعا اور اللہ کی قربت کا شعور

دعا دراصل اللہ تعالیٰ کے قرب کا شعور بیدار کرتی ہے۔ بندہ جب دعا کرتا ہے تو اسے یہ احساس ہوتا ہے کہ میرا

رب مجھ سے دور نہیں، وہ مجھے سن رہا ہے، دیکھ رہا ہے اور میرے حال سے واقف ہے۔

قرآن اس حقیقت کو نہایت لطیف انداز میں بیان کرتا ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ [البقرة: 186]

''(اے نبی!) جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں قریب ہوں۔''

یہ آیت دعا کے باب میں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔ اللہ نے یہاں نبی کریم ﷺ سے یہ نہیں فرمایا کہ کہہ دیجیے، بلکہ براہِ راست فرمایا: ''میں قریب ہوں۔'' گویا دعا کے لمحے بندہ اور رب کے درمیان کوئی واسطہ باقی نہیں رہتا۔

یہی قرب دعا کو پروردگار سے ملاقات کا خوبصورت ذریعہ بنا دیتا ہے۔ بندہ الفاظ بولتا ہے، مگر دل میں یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے حضور کھڑا ہے۔

دعا؛ بندے کی عاجزی اور رب کی ربوبیت:

دعا بندے کی عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا عملی اظہار ہے۔ بندہ دعا میں اپنی کمزوری مان لیتا ہے اور اللہ اپنی قدرت کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ [الفاطر: 15]

''اے لوگو! تم سب اللہ کے در کے فقیر ہو جبکہ اللہ سب سے بے نیاز اور لائق تعریف ہے۔''

یہ آیت انسان کو اس کی اصل حقیقت یاد دلاتی ہے۔ دعا اسی حقیقت کا اعتراف ہے۔ جو شخص دعا نہیں کرتا، وہ دراصل اپنی محتاجی سے غافل ہو جاتا ہے اور یہی غفلت انسان کو اللہ سے دور کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ))

''جو اللہ سے نہ مانگے، وہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔''

سنن الترمذی: 3373

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا نہ کرنا تکبر ہی کی ایک شکل ہے جبکہ دعا کرنا عاجزی اور بندگی کی علامت ہے۔

دعا؛ اللہ کے ساتھ نجی گفتگو

دعا بندے اور اللہ کے درمیان ایک نجی گفتگو ہے۔ اس میں نہ کسی زبان کی شرط ہے، نہ کسی ترتیب کی اور نہ ہی کسی رسمی الفاظ کی پابندی۔ بندہ جس حال میں ہو، اللہ سے بات کر سکتا ہے۔ وہ چاہے اذان کا وقت ہو، اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت ہو، نماز کے بعد کا ہو، کام کا وقت ہو، سونے کا وقت ہو، حتیٰ کہ چلتے پھرتے بھی بندہ اپنے رب کو پکار سکتا

ہے اور اس سے اپنی حاجت کے متعلق دعا مانگ سکتا ہے۔ شریعت نے بندے پر کسی خاص وقت، حالت یا کیفیت کی کوئی پابندی نہیں لگائی بلکہ اس عمل کو کھلا چھوڑ رکھا ہے کہ بندہ جب چاہے، جیسے چاہے اور جیسی حالت میں چاہے؛ اللہ کو پکار سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بھی کمال مہربانی ہے کہ وہ ہر وقت اپنے بندے کی دعا کو سنتا بھی ہے اور اسے نوازتا بھی ہے۔

یہ چیز دعا کو رب سے رابطے کا بے حد خوبصورت وسیلہ بنا دیتی ہے۔ بندہ تنہائی میں ہو یا مجمع میں، دعا کے وقت وہ خود کو اللہ کے سامنے محسوس کرتا ہے۔ اس کی بات سنی جا رہی ہوتی ہے، اس کا دُکھ سمجھا جا رہا ہوتا ہے اور اس کے آنسو محفوظ کیے جا رہے ہوتے ہیں۔

دعا کی قبولیت کی صورتیں

بسا اوقات ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم دعا میں مانگتے ہیں وہ ہمیں ملتا نہیں ہے، ہماری مرادیں پوری نہیں ہوتیں اور ہمارے مسائل حل نہیں ہوتے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت دُعا قبول ہوگئی ہوتی ہے لیکن ہمیں ہماری مانگی ہوئی چیز فوری نہ ملنے یا مطلوبہ کام فوری نہ ہونے کی بنا پر ہم سمجھ لیتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوئی، ایسا بالکل نہیں ہے، بلکہ قبولیت کی مذکورہ صورت کے علاوہ بھی دو عظیم صورتیں ہوتی ہیں۔ ہر دعا کرنے والے کو ان تینوں صورتوں میں سے کسی نہ کسی ایک صورت سے ضرور نوازا جاتا ہے، بشرطیکہ اس نے دعا میں کوئی گناہ یا نافرمانی کی چیز نہ مانگی ہو۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو بھی آدمی اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے کہ جس میں وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے، تو اس کی دعا (تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت کے ساتھ) قبول کر لی جاتی ہے:

① یا تو اس کو دنیا میں ہی جلد وہ چیز دے دی جاتی ہے (جو اس نے مانگی ہوتی ہے)۔

② یا اس کے لیے وہ آخرت میں ذخیرہ کر لی جاتی ہے۔

③ یا پھر اس کی مانگی ہوئی چیز کے بقدر اس کے گناہ معاف کر دِیے جاتے ہیں۔

سنن الترمذی: 3604

یعنی بندے کی مانگی ہوئی دعا کسی صورت بھی رائیگاں نہیں جاتی بلکہ وہ کسی نہ کسی صورت میں شرفِ قبولیت پا ہی لیتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی حکمت کے پیش نظر اس کی مانگی ہوئی چیز اسے فوری عطا نہیں فرماتا تو اس کے نعم البدل کے طور پر دوسرے دو فوائد میں سے کسی ایک کا مل جانا بھی بڑی غنیمت اور عظیم نعمت ہے۔

دعا اور زندگی کے تمام مراحل

اسلام نے دعا کو زندگی کے کسی ایک گوشے تک محدود نہیں کیا۔ دعا عبادت میں بھی ہے، معاملات میں بھی، فیصلوں میں بھی، حتیٰ کہ روزمرہ کے معمولات میں بھی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں انبیاء کی زندگیاں دعا سے بھری ہوئی دکھائی

دیتی ہیں:

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا [الأنبياء: 90]

''وہ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور ہمیں امید اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے۔''

یہ آیت بتاتی ہے کہ دعا صرف مصیبت کے وقت نہیں، بلکہ نیکیوں کے سفر میں بھی انبیاء کرام علیہم السلام کا ساتھ رہی ہے۔ اسی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے چھوٹے سے چھوٹے کام کے لیے بھی دعا کی تعلیم دی ہے، تاکہ بندہ ہر لمحے اللہ تعالیٰ سے جڑا رہے۔

دعا اور اللہ سے ملاقات کا شوق

دعا کا اعلیٰ ترین مقام وہ ہے جہاں بندہ اللہ سے ملاقات کا شوق محسوس کرنے لگے۔ جہاں دعا صرف مانگنے کا ذریعہ نہ رہے بلکہ اللہ کے ساتھ شوق سے وقت گزارنے کا ذریعہ بن جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب [العلق: 19]

''سجدہ ریز ہو جایئے اور رب کی قربت پایئے۔''

قربت عبادت سے آتی ہے اور دعا عبادت کا خلاصہ ہے۔ جب بندہ بار بار دعا میں اللہ کے سامنے جھکتا ہے، تو اس کے دل میں اللہ کی محبت بڑھتی ہے اور یہی محبت اسے بار بار دعا کی طرف کھینچ لاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے سجدے کی حالت کو قربتِ الٰہی کا موقع قرار دیتے ہوئے اس میں زیادہ سے زیادہ دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)).

''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے، اس لیے سجدے میں دعا کثرت سے کیا کرو۔''

صحیح مسلم: 482

إعداد: حافظ فیض اللہ ناصر   إشراف: حافظ شفیق الرحمن زاہد حفظہ اللہ

الحکمة انٹرنیشنل

...... لاہور ......